تحریر بمہ ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب، مدینہ منورہ

تدوینِ حدیث

کتابت حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اباحت وعدم اباحت کے بارہ میں عہد نبوت اور کچھ عرصہ مابعد تک دو مختلف نظریات پائے جاتے تھے۔

(۱) منع کتابت حدیث کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت حدیث سے منع فرمایا تھا۔

(۲) جواز کتابت حدیث کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود احکام لکھوائے تھے۔ لیکن آپ کے وصال اور قرآن مجید کے کتابی صورت میں مدون ہونے کے بعد نہ صرف کتابت حدیث کی اباحت بلکہ اس کے وجوب پر امت کا اتفاق ہوگیا تھا۔ کیونکہ اگر احادیث کو مرتب ومدون کر کے محفوظ نہ کیا جاتا تو اس سے دین کے ضیاع کا خدشہ تھا۔

منع کتابت کی احادیث :۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ [۱]

ترجمہ :۔ حضرت ابو سعید خدری رضؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے قرآن کے بغیر کچھ بھی نہ لکھو نیز جس نے قرآن کے بغیر کچھ لکھا ہو وہ اسے مٹا دے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُودًا نَكْتُبُ مَا نَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا هٰذَا أَتَكْتُبُونَ ؟ فَقُلْنَا مَا نَسْمَعُ مِنْكَ فَقَالَ أَكِتَابٌ مَعَ كِتَابِ اللهِ

---

[۱] صحیح مسلم کتاب الزھد باب التثبت فی الحدیث وحکم کتابۃ العلم۔
اس حدیث کو مسند احمد میں ملتے جلتے الفاظ میں مختصراً روایت کیا گیا ہے۔
بحوالہ ترتیب مسند احمد بن حنبل کتاب العلم باب فی النہی عن کتابۃ الحدیث حدیث نمبر ۵ جزء اول ص ۱۷۱ تقیید العلم نہی الرسول عن کتاب باب ذکر الروایۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نہی عن کتاب ما سوی القرآن ۔

أَمَحْضُوا كِتَابَ اللهِ اكِتَابٌ مَعَ كِتَابِ اللهِ؟ أَمَحْضُوا كِتَابَ اللهِ وَخَلِّصُوهُ قَالَ فَجَمَعْنَا مَا كَتَبْنَا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أَحْرَقْنَاهُ بِالنَّارِ، قُلْنَا أَيْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَحَدَّثُ عَنْكَ؟ قَالَ نَعَمْ تَحَدَّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَنَتَحَدَّثُ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ نَعَمْ تَحَدَّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ فَإِنَّكُمْ لَا تُحَدِّثُونَ عَنْهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا وَقَدْ كَانَ فِيهِمْ أَعْجَبُ مِنْهُ [1]

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے لکھ رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے طرف آئے اور فرمایا کہ تم کیا لکھ رہے ہو، ہم نے عرض کیا جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ لکھ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا تم اپنا لکھا اللہ کی کتاب سے ملا رہے ہو، کیا تم اپنا لکھا اللہ کی کتاب سے ملا رہے ہو اللہ کی کتاب کو اکیلا رہنے دو اور اس لکھے سے خلاصی پاؤ۔ ابو سعید کہتے ہیں کہ تب ہم نے سارے لکھے ہوئے کو ملا ڈالا پھر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا ہم آپ سے احادیث بیان کر سکتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں اس میں کوئی حرج نہیں البتہ جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ ہم نے پھر عرض کیا کیا ہم بنی اسرائیل سے بھی روایت کر سکتے۔ تو فرمایا ہاں کوئی حرج نہیں تم ان سے کوئی بات بیان نہیں کرو گے مگر ان کے ہاں اس سے بھی عجیب چیزیں ہونگی۔

۳:۔ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَحَدَّثَهُ حَدِيثًا فَأَمَرَ إِنْسَانًا أَنْ يَكْتُبَ فَقَالَ زَيْدٌ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ نَكْتُبَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ فَمَحَاهُ [2]

ترجمہ:۔ عبد المطلب بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ زیدؓ حضرت معاویہؓ کو ملے تب انہوں نے حدیث بیان کی اور اسے لکھنے کا حکم دیا تو حضرت زیدؓ نے ان کو کہا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھنے سے منع فرمایا اور لکھی حدیث کو مٹانے کا حکم دیا ہے۔

۴:۔ عن ابی ھریرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نکتب الاحادیث، فقال

---

[1] ترتیب مسند احمد کتاب العلم ابواب فی النہی عن کتابۃ الحدیث، حدیث نمبر ۵۶ جز اول ص ۱۷۲

[2] ترتیب مسند احمد کتاب العلم باب فی النہی عن کتابۃ الحدیث، حدیث نمبر ۵۷ جز اول ص ۱۷۲

"ما هذا الذي تكتبون؟" قلنا: أحاديث سمعناها منك قال: أكتابا غير كتاب الله تريدون، ما اضل الامم من قبلكم الا ما اكتتبوا من الكتب مع كتاب الله. قال ابو هريرة فقلت أنتحدث عنك يا رسول الله قال نعم تحدثوا عني ولا حرج فمن كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار[1]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم لکھنے میں مشغول تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیا لکھ رہے ہو ہم نے کہا جو احادیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں وہ لکھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللہ کی کتاب کے بغیر تم لکھ رہے ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ پہلی امتیں صرف اس لئے گمراہ ہوئیں کہ انہوں نے اللہ کی کتاب کے ساتھ اپنا لکھا ملا دیا۔ ابو ہریرۃؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کیا آپ سے حدیث بیان کر سکتے ہیں تو فرمایا ہاں کوئی حرج نہیں مگر جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ جہنمی ہوگا۔

۵۔ حدثنا كثير بن زيد عن المطلب بن عبد الله بن حنطب قال دخل زيد بن ثابت على معاوية فسأله عن حديث فأمر انسانا يكتبه فقال له زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا ان لا نكتب شيئاً من حديثه فمحاه[2]

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کسی حدیث کے متعلق پوچھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وہ حدیث لکھ دینے کو کہا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم ان کی کوئی حدیث نہ لکھیں تو انہوں نے اس حدیث کو مٹا دیا۔

---

[1] تقييد العلم ونهي الرسول عن الكتاب وذكر الرواية عن ابي هريرةؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

اس موضوع پر حضرت ابو ہریرۃؓ سے تین احادیث مختلف الفاظ سے مروی ہیں ان تینوں حدیثوں میں ایک راوی "عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم" آتا ہے جو ضعیف ہے۔ لہٰذا یہ حدیث قوی نہیں بلکہ ضعیف اور ناقابلِ عمل ہیں۔

[2] تقييد العلم ونهي الرسول عن الكتاب ذكر الرواية عن زيد بن ثابت عن نبي صلى الله عليه وسلم

۶۔ عن المطلب بن حنطب عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہای ان یکتب حدیثہ[1]

ترجمہ: مطلب بن حنطب زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کو لکھنے سے منع فرمایا۔

۷۔ أخبرنی عروۃ بن الزبیر أن عمر بن الخطاب أراد أن یکتب السنن، فاستشار فیہا أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فأشار علیہ عامتہم بذلک فلبث عمر شہرا یستخیر اللہ فی ذلک شاکا فیہ، ثم أصبح یوما وقد عزم اللہ لہ، فقال إنی قد کنت ذکرت لکم من کتاب السنن ما قد علمتم ثم تذکرت فاذا اناس من اھل الکتاب قبلکم قد کتبوا مع کتاب اللہ کتبا فأکبوا علیہا وترکوا کتاب اللہ وإنی واللہ لا ألبس کتاب اللہ بشیء أبدا فترک کتاب السنن۔[2]

ترجمہ: حضرت عروۃ بن زبیرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنن یعنی احادیث کو لکھنے کا ارادہ کیا تو اس سلسلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ طلب کیا سب نے کتابت حدیث کا مشورہ دیا۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ماہ تک غور وفکر کے ساتھ ساتھ استخارہ بھی کرتے رہے۔

تو ایک دن صبح کو فرمایا جبکہ وہ اس رائے پر قائم ہو چکے تھے کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ سنن یعنی احادیث کو لکھ لوں لیکن پہلی گزری ہوئی قوموں کی تاریخ سے پتہ چلا کہ انہوں نے کتابیں لکھیں پھر اُن پر سنہ کے بل گر پڑے اور انہوں نے کتاب اللہ کو چھوڑ دیا۔ اللہ کی قسم ہے کہ میں اللہ کی کتاب کے ساتھ کسی بھی چیز کی ملاوٹ نہ ہونے دونگا۔

صفحہ نمبر ۱۲ سے آگے

الحکیم (آل عمران)

اللہ نے خود شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہی شہادت فرشتوں اور اہل علم نے بھی دی ہے وہ انصاف پر قائم ہے۔ اس زبردست حکیم کے سوا فی الواقع کوئی معبود حقیقی نہیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین

(بشکریہ ریڈیو پاکستان)

---

[1] تقیید العلم نہی الرسول عن الکتاب وذکر الروایۃ عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم [2] تقیید العلم۔ عمر